جمعرات
25- جنوری 1996ء

احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کے لئے

خلافت لائبریری ربوہ

روزنامہ
الفضل ربوہ
فون 449
رجسٹرڈ نمبر ایل 5254
ایڈیٹر: نسیم سیفی

جلد 46-81 نمبر 22 | جمعرات 4 رمضان -1416ھ' 25 صلح 1375ہش' 25 - جنوری 1996ء

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہر امر میں خدا کو مقدم رکھو

دین کی جڑ اس میں ہے کہ ہر امر میں خدا تعالیٰ کو مقدم رکھو۔ دراصل ہم تو خدا کے ہیں اور خدا ہمارا ہے۔ اور کسی سے ہم کو کیا غرض ہے۔ ایک نہیں کروڑ اولاد مرجائے پر خدا راضی رہے تو کوئی غم کی بات نہیں۔ اگر اولاد زندہ بھی رہے تو بغیر خدا کے فضل کے وہ بھی موجب ابتلا ہو جاتی ہے۔ بعض آدمی اولاد کی وجہ سے جیل خانوں میں جاتے ہیں۔ شیخ سعدیؒ نے ایک شخص کا قصہ لکھا ہے کہ وہ اولاد کی شرارت کے سبب پابہ زنجیر تھا۔ اولاد کو مہمان سمجھنا چاہئے۔ اس کی خاطرداری کرنی چاہئے۔ اس کی دلجوئی کرنی چاہئے۔

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

ارشادات حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

یہ بھی یاد رکھو کہ مصیبت کے زخم کے لئے کوئی مرہم ایسا تسکین دہ اور آرام بخش نہیں جیسا کہ اللہ تعالیٰ پر بھروسہ کرنا ہے۔ جو شخص اللہ تعالیٰ پر بھروسہ کرتا ہے وہ سخت سے سخت مشکلات اور مصائب میں بھی اندر ہی اندر تسلی اور اطمینان پاتا ہے وہ اپنے قلب میں تلخی اور عذاب کو محسوس نہیں کرتا۔ نہایت کار اس مصیبت کا انجام یہ ہو سکتا ہے کہ اگر تقدیر مبرم ہے تو موت آجاوے۔ لیکن اس سے کیا ہوا؟ دنیا کوئی ایسی جگہ تو ہے ہی نہیں جہاں کوئی ہمیشہ رہ سکے۔ آخر ایک دن اور وقت سب پر آتا ہے کہ اس دنیا کو چھوڑنا پڑے گا۔ پھر اگر اسے موت آگئی تو ہرج کیا ہوا؟ (صاحب ایمان) کے لئے تو موت اور بھی راحت رساں اور وصال یار کا ذریعہ ہو جاتی ہے۔ اس لئے کہ وہ اللہ تعالیٰ پر کامل ایمان اور اس کی قدرتوں پر بھروسہ کرتا ہے اور جانتا ہے کہ اگلا جہان اس کے لئے ابدی راحت کا ہے۔ پس نری مصیبت خواہ بیماری کی ہو یا کسی اور قسم کی تکلیف عذاب کا موجب نہیں ہو سکتی بلکہ وہ مصیبت دکھ دینے والا عذاب ٹھہرتی ہے جس میں اللہ تعالیٰ پر ایمان اور بھروسہ نہ ہو۔ (ملفوظات جلد چہارم صفحہ 392)

اللہ تعالیٰ کا فضل اور احسان ہے کہ انسان خدا سے تعلق پیدا کر سکتا ہے

(حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی)

اللہ تعالیٰ کے فضل اور احسان ہیں لوگوں پر کہ اس نے باوجود اپنی عظمت باوجود اپنی شان اور باوجود علو مرتبت کے انسان جیسی حقیر، کمزور، ناتواں اور بے حقیقت مخلوق کے لئے جو اس کی پیدائش اور مخلوق کی وسعت کے مقابلہ میں کچھ بھی حقیقت نہیں رکھتی۔ اس کے لئے اپنے فضل اور احسان سے ایسے سامان مہیا کر دیئے ہیں کہ جن کے ذریعہ تمام مخلوق سے بلند ہو کر اپنے خالق کا قرب حاصل کر لیتی ہے۔ بلکہ اس کے پاس پہنچ جاتی ہے۔ اگر خدا تعالیٰ کا خاص فضل انسان کی دستگیری نہ کرتا۔ اگر خدا تعالیٰ کا رحم مدد نہ کرتا اگر اس کی بندہ پروری آڑے نہ آتی تو انسان کی کیا مجال تھی کہ خدا تعالیٰ سے تعلق پیدا کر سکتا۔ چھوٹی چھوٹی دنیاوی ترقیات کے حصول کے لئے انسان کو بڑی بڑی مشکلات پیش آتی ہیں۔ دنیا میں کتنے لوگ ہیں جو بادشاہوں اور گورنروں کا قرب حاصل کر سکتے ہیں۔ پھر کتنے ہیں جو اپنے ضلع کے حاکموں کا قرب حاصل کر سکتے ہیں۔ نہایت قلیل تعداد بادشاہوں کے قرب کا فخر رکھتی ہے۔ پھر نہایت محدود تعداد ہوتی ہے جو گورنروں اور وزیروں کے درباروں میں پہنچ سکتی ہے۔ پھر وہ بھی محدود تعداد ہی ہوتی ہے جو گورنروں کے نائبوں کے ہاں عزت حاصل کر سکتے ہیں۔ مگر ان بادشاہوں ان گورنروں اور ان کے نائبوں کے مقابلہ میں اللہ تعالیٰ کی جو شان ہے اس کا کون اندازہ کر سکتا ہے۔ بڑے بڑے بادشاہ اللہ تعالیٰ کے مقابلہ میں کیا حقیقت رکھتے ہیں کہ ان کے نائبوں کے متعلق کچھ کہا جائے۔ اللہ تعالیٰ کے ایک حکم سے بادشاہ بنتے ہیں اور ایک حکم سے فنا ہوتے ہیں۔ اسے نہ بادشاہ بنانے میں کسی قسم کی محنت اور سعی کرنی پڑتی ہے نہ ان کے ہٹانے میں کسی کوشش کی ضرورت ہوتی ہے۔ وہ بادشاہتیں بھی دیتا ہے تو اس طرح دیتا ہے کہ دنیا حیران رہ جاتی ہے۔ اور مٹاتا ہے تو اس طرح مٹاتا ہے کہ دیکھنے والے حیران رہ جاتے ہیں۔

(از خطبہ 28- اپریل 1922ء)

جو شخص خدا تعالیٰ سے پوشیدہ طور پر صلح کر لیتا ہے خدا تعالیٰ اسے عزت بخشتا ہے۔

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

درخواست دعا

○ مکرم میجر (ر) عبدالقادر صاحب ناظر دیوان لکھتے ہیں۔

جیسا کہ احباب کو علم ہے کہ خاکسار کی اہلیہ مکرمہ بشارت النساء بیگم گذشتہ سال بھر سے بیمار چلی آرہی ہیں۔ اپریشن وغیرہ جونیورو سرجن کے مطابق اس مرض کا علاج ہے بوجوہ نہیں ہو سکتا۔ اب دیسی اور ہومیوپیتھک علاج جاری ہے۔ مورخہ 96-1-9 کی اطلاع کے مطابق ان کی صحت میں بہتری کے آثار ظاہر ہونا شروع ہو گئے ہیں۔

احباب انہیں اپنی دعاؤں میں یاد رکھیں۔ اللہ تعالیٰ خاص فضل فرماتے ہوئے صحت کاملہ و عاجلہ کے ساتھ اعجازی رنگ میں فعال زندگی عطا فرمائے۔

○ مکرم ملک بشارت احمد صاحب اٹک شہر کا بڑا بیٹا 19 ستمبر 1995ء شام کو گھر سے کھانا کھا کر نکلا اور لاپتہ ہے۔ جس کی وجہ سے تمام گھر والے سخت پریشان ہیں۔ اس کی عمر 28 سال ہے۔ خدا تعالیٰ اسے اپنی حفاظت میں رکھے اور وہ گھر جلد واپس آجائے۔

ولادت

○ مکرم حکیم محمد اسلم فاروقی صاحب ربوہ لکھتے ہیں۔

میری بیٹی عزیزہ نعیمہ تنویر ہاشمی اہلیہ مکرم تنویر احمد ہاشمی صاحب کو اللہ تعالیٰ نے مورخہ 95-12-28 کو بیٹا عطا فرمایا ہے جس کا نام احسان عظیم تجویز ہوا ہے۔ نومولود مکرم محمد بشیر صاحب ہاشمی کا پوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ بچے کو نیک اور خادم دین بنائے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ
پبلشر: آغا سیف اللہ - پرنٹر: قاضی منیر احمد
مطبع: ضیاء الاسلام پریس - ربوہ
مقام اشاعت: دار النصر غربی - ربوہ
قیمت 2 روپے 50 پیسے

25- صلح 1375 ھش 25 - جنوری 1996ء

اپنے اعمال کا جائزہ

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ (ہماری دلی دعائیں آپ کے لئے) فرماتے ہیں۔

"ایک شخص ایک نسخہ کو استعمال کرتا ہے اگر اس نسخہ میں کوئی خوبی اور اثر ہے تو صاف ظاہر ہے کہ چند روز کے استعمال کے بعد ہی اس کی مفید تاثیریں معلوم ہونے لگیں گی۔ لیکن اگر اس میں کوئی خوبی اور تاثیر نہیں ہے تو خواہ ساری عمر اسے استعمال کرتے جاؤ کچھ فائدہ نہیں ہو گا"۔

در حقیقت یہ زندگی کی کامیابی کا راز ہے۔ ہم جو کچھ بھی کرتے ہیں اس کے مفید نتائج نکلیں تو سمجھا جا سکتا ہے کہ ہم نے کام بھی ٹھیک کیا اور وہ ہمارے لئے مفید ثابت ہوا۔ لیکن اگر اس کا کوئی اچھا نتیجہ نہ نکلے اور ہم اسے جاری بھی رکھیں تو اس کا مطلب یہ ہو گا کہ ہم نقصان در نقصان اٹھاتے چلے جا رہے ہیں اور یہ سوچتے ہی نہیں کہ ہمیں کیا کچھ کرنا چاہئے اور کس بات سے پرہیز لازم ہے۔ ہر تدبیر کو ایک نسخہ سمجھیں اگر وہ تدبیر کوئی خوبی اور اثر پیدا کرتی ہے تو ہمارے لئے مفید ہے اور تھوڑی ہی دیر بعد ہمیں اس کی تاثیریں ملنی شروع ہو جائیں گی اور اگر اس کے اچھے اثرات ظاہر نہیں ہوتے تو یقین سے کہا جا سکتا ہے کہ ہماری بھلائی صرف اسی میں ہے کہ اسے چھوڑ دیا جائے۔ چھوڑ دیا جائے کا یہ مطلب بھی ہو سکتا ہے کہ اسے چھوڑ کر کوئی اور تدبیر اختیار کی جائے یا اسی تدبیر کو بہتر طریق پر اختیار کیا جائے۔ یہ بھی تو ہو سکتا ہے کہ کام کرنے کا طریق غلط ہو۔ تدبیر درست ہو لیکن جس طرح اس کو استعمال کیا جا رہا ہے وہ درست نہ ہو۔ پس یہ بات ہماری زندگی کی کامیابی کا راز ہے کہ وہ نسخے استعمال کرنے چاہئیں جن میں کوئی خوبی اور اثر ہو اور چند ہی روز بعد ان کے نتائج معلوم ہونے شروع ہو جائیں۔ یہ بات نہ صرف جسمانی زندگی کے لئے اہم ہے بلکہ روحانی زندگی میں بھی اس بات کو ہمیشہ پرکھتے رہنا چاہئے کہ جو کچھ ہم کر رہے ہیں اس میں اگر کوئی خوبی اور اثر ہے تو وہ ظاہر ہونی چاہئے۔ اس میں تو کوئی شک نہیں کہ ہماری عبادات خوبی اور اثر ہی کا منبع ہیں۔ لیکن ہم انہیں کس طرح ادا کرتے ہیں ان کی خوبی اور اثر کی ہم پر کوئی تاثیریں ظاہر ہوتی ہیں یا نہیں یہ اصل بات ہے جس پر غور کرنے کی ضرورت ہے۔ کون کہہ سکتا ہے کہ خدا تعالیٰ کی عبادت انسان کے لئے مفید نہیں۔ لیکن اگر یہ واقعی مفید ثابت نہ ہو رہی ہو تو کہا جا سکتا ہے کہ یا ہم میں ریاء ہے یا ہم اسے غلط طریق پر استعمال کر رہے ہیں۔ پس یہ بات نہایت ضروری ہے کہ ہم نہ صرف دنیاوی زندگی میں بلکہ روحانی زندگی میں بھی اس بات کو پرکھتے رہیں کہ جو کچھ ہم کر رہے ہیں اگر اس میں کوئی خوبی اور اثر ہے تو اس کی تاثیریں ظاہر ہونی چاہئیں۔ اور اگر جو کچھ ہم کرتے ہیں اس کی تاثیریں ہمارے سامنے نہیں آتیں اور وہ تاثیریں ہمارے لئے مفید ثابت نہیں ہوتیں تو یقیناً یا اس نسخے میں خرابی ہے یا اس نسخے کے استعمال میں خرابی ہے۔ یہ بھی تو ہوتا ہے کہ نسخہ اچھا ہو اور اس نسخے کی اتنی مقدار استعمال نہ کی جا رہی ہو جتنی مقدار استعمال کرنے کی ضرورت ہے یا اس کو اسطرح نہ بنایا جائے کہ اس کے اجزاء آپس میں گھل مل جائیں اور ایک نتیجہ پیدا کر سکیں۔ پس یہ بات نہایت ضروری ہے کہ ہم ہمیشہ ہر بات کو پرکھنے کی کوشش کریں اس کی خوبی اور اثر کے نتائج سے آگاہ ہوتے رہیں اور جہاں خوبی اور اثر نظر نہ آئے اس کی تاثیریں ہمیں میسر نہ ہوں تو یا نسخہ بدلا جائے یا نسخہ کا طریق بدلا جائے یعنی نسخہ کے بنانے کا طریق اور نسخہ کے استعمال کا طریق۔ ایسا کرنے سے یقیناً ہم کامیابی حاصل کر سکیں گے۔

اطلاعات و اعلانات

اعلان دار القضاء

○ (مکرم عبد السمیع صاحب بھٹی بابت ترکہ مکرم منیر احمد حفیظ صاحب)

مکرم عبد السمیع صاحب بھٹی C/O بھٹی ٹریڈرز۔ گڑمنڈی۔ کنری۔ سندھ نے درخواست دی ہے۔ کہ وہ تین بھائی ہیں۔ تینوں کے نام مشترکہ طور پر درج ذیل تین پلاٹ الاٹ شدہ ہیں۔

پلاٹ نمبر 9/7 واقع محلہ دار العلوم شرقی برقبہ 9 مرلے 174 مربع فٹ پلاٹ نمبر 4/8 واقع محلہ دار العلوم شرقی برقبہ 9 مرلے 265 مربع فٹ پلاٹ نمبر 8/7 واقع محلہ دار العلوم شرقی برقبہ 9 مرلے 174 مربع فٹ

ان کے ایک بھائی مکرم منیر احمد حفیظ صاحب بقضائے الٰہی وفات پا گئے ہیں۔ لہٰذا قطعہ نمبر 9/7 برقبہ 9 مرلے 174 مربع فٹ واقع محلہ دار العلوم شرقی ان کے ورثاء کے نام منتقل کیا جائے۔ ورثاء کی تفصیل یہ ہے۔

1۔ محترمہ خالدہ منیر صاحبہ (بیوہ)
2۔ مکرم شاہد منیر صاحب (بیٹا)

بذریعہ اخبار اعلان کیا جاتا ہے کہ اگر کسی وارث یا غیر وارث کو اس انتقال پر کوئی اعتراض ہو تو تیس یوم کے اندر دار القضاء ربوہ میں اطلاع دیں۔

(ناظم دار القضاء ربوہ)

اعلان داخلہ نیشنل یونیورسٹی آف سائنس اینڈ ٹیکنالوجی (NUSt)

○ نیشنل یونیورسٹی آف سائنس اینڈ ٹیکنالوجی (NUST) نے مندرجہ ذیل انجنیئرنگ کی شاخوں میں MS/Ph.D میں داخلہ کا اعلان کیا ہے۔ 1۔ ٹرانسپورٹ انجنیئرنگ 2۔ الکٹریکل انجنیئرنگ (کمیونیکیشن) 3 کمپیوٹر سائنس 4۔ الکٹریکل انجنیئرنگ 5۔ میکنیکل انجنیئرنگ 6۔ ماحولیاتی انجنیئرنگ درخواست فارمز جمع کروانے کی آخری تاریخ 96-3-31 مقرر ہے۔ مزید تفصیلی معلومات کے لئے مندرجہ ذیل ایڈریس پر رابطہ کریں۔

رجسٹرار آفس (NUST) تمیز الدین روڈ لال کرتی راولپنڈی چھاؤنی 46000۔

پتہ درکار ہے

○ مکرمہ سردار بیگم صاحبہ وصیت نمبر 5689 اہلیہ مکرم عبد الکریم خان صاحب پونچھ کشمیر

مکرمہ امام بی بی صاحبہ وصیت نمبر 5688 اہلیہ مکرم منشی نواب علی خان صاحب والدہ مکرم عبد الکریم خان صاحب یوسف زئی تار ماسٹر پونچھ کشمیر۔ ان دونوں نے 39ء میں پونچھ سے وصیت کی تھی۔ 1947ء کے بعد پاکستان آگئی تھیں۔ اس کے بعد کوئی علم نہیں۔ اگر خود پڑھیں یا کسی دوست کو ان کے بارہ میں علم ہو تو دفتر وصیت کو مطلع کریں۔

(سیکرٹری مجلس کار پرداز۔ ربوہ)

وصایا

ضروری نوٹ :- مندرجہ ذیل وصایا مجلس کار پرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جا رہی ہیں کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق یا کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

سیکرٹری
مجلس کار پرداز۔ ربوہ

مسل نمبر 30389 میں نفیلت تبسم بنت مبشر احمد صاحب قوم راجپوت بھٹی پیشہ خانہ داری عمر 26 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن گرمولا ورکاں ضلع گوجرانوالہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 95-8-23 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/100 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تا زیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامۃ نفیلت تبسم بمقام گرمولا ورکاں ضلع گوجرانوالہ گواہ شد نمبر 1 نذیر احمد وصیت نمبر 16148 گواہ شد نمبر 2 ڈاکٹر خلیل احمد بھٹی سیکرٹری جائیداد گرمولا ورکاں ضلع گوجرانوالہ۔

مسل نمبر 30390 میں ملیحہ تبسم بنت بشیر

باقی صفحہ 7 پر

خلافت لائبریری ربوہ
Digitized by Khilafat Library Rabwah

ارشادات حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی

علمی مسائل

دائیں ہاتھ کو دین حق نے برکت کا نشان قرار دیا ہے اور بائیں کو سزا کا نشان۔ انسانی خلقت میں بھی دائیں کو بائیں پر فوقیت معلوم ہوتی ہے۔ کیونکہ دائیں طرف کے اعضاء میں بالعموم کام کی طاقت زیادہ ہوتی ہے۔ پس دائیں ہاتھ میں حساب کی نقل دینے سے یہ مراد ہے کہ ایسے لوگوں کا حساب بابرکت ہو گا دائیں ہاتھ کے استعمال کے متعلق ہم دیکھتے ہیں کہ انسانی شہادت بالاجماع موجود ہے یہ کوئی مذہبی حکم نہیں کہ اسے مصنوعی فعل سمجھا جائے بلکہ ہر مذہب و ملت کے آدمی مہذب یا غیر مہذب دائیں ہاتھ کا استعمال خاص طور پر کرتے چلے آئے ہیں۔ ایشیا کے لوگ ہوں یا یورپ کے یا افریقہ کے یا امریکہ کے جاہل ہوں یا تعلیم یافتہ۔ کسی مذہب کے پابند ہوں یا ہر مذہب سے آزاد۔ سب ہی آدمی جو بیمار نہیں یا کسی غیر طبعی اثر کے نیچے نہیں دائیں ہاتھ سے کام کرتے ہیں اسی طرح تجربہ سے معلوم ہوا ہے کہ دائیں آنکھ بائیں سے بالعموم زیادہ مضبوط ہوتی ہے۔ بعض لوگ کہتے ہیں کہ عادت کی وجہ سے دائیں کو انسان ترجیح دیتا ہے۔ مگر سوال یہ ہے کہ یہ عادت کیوں پڑی۔ شروع میں انسان کو اس عادت کے ڈالنے پر کس نے مجبور کیا۔ آخر پہلے انسانوں نے طبعاً دائیں ہاتھ سے کام لینا شروع کیا تو تبھی آئندہ نسلوں کو عادت پڑی۔ پھر کیوں نہ کہا جائے کہ جس طرح ابتدائی انسانوں کو طبعی تقاضا کے ماتحت دائیں ہاتھ سے کام کرنے کا خیال پیدا ہوا اسی طرح آئندہ نسلوں کو ہوا۔

بعض ڈاکٹر دائیں ہاتھ کے استعمال کی یہ وجہ بیان کرتے ہیں کہ چونکہ دل بائیں طرف ہے بائیں طرف حصہ دماغ کی طرف خون نسبتاً زیادہ جاتا ہے اور وہ زیادہ طاقتور ہوتا ہے اور چونکہ دائیں طرف کا دماغ بائیں طرف کے اعصاب سے کام لیتا ہے اور بائیں طرف کا دماغ دائیں طرف کے اعصاب سے۔ پس بائیں طرف کے دماغ کی زیادتی کی وجہ سے دائیں طرف کے اعصاب مضبوط ہوتے ہیں اور اس وجہ سے انسان دائیں طرف کے اعضا سے کام لینے کی طرف طبعاً راغب ہوتا ہے۔ یہ توجیہہ درست ہو یا غلط۔ ہمیں اس سے تعلق نہیں۔ ہمیں تو بس اتنی بات سے تعلق ہے کہ دائیں کو بائیں پر سب دنیا ترجیح دیتی آئی ہے۔ اور دائیں بازو سے کام لینا ایک طبعی تقاضا ہے۔

دائیں بائیں کے فرق کے متعلق ایک اور عجیب بات بھی قابل غور ہے۔ علم اعداد و شمار سے معلوم ہوا ہے کہ صحیح الدماغ لوگوں میں سے صرف چار سے آٹھ فی صدی تک بائیں ہاتھ سے کام کرنے والے لوگ ہیں۔ باقی سب دائیں ہاتھ سے کام لیتے ہیں۔ لیکن مجنونوں میں یہ نسبت بہت بڑھ جاتی ہے۔ اس سے بھی اس امر کا ثبوت ملتا ہے کہ قانون قدرت نے دائیں کو بائیں پر فضلیت دی ہے۔ (انسائیکلو پیڈیا برٹینیکا جلد گیارہ زیر لفظ ہینڈ ڈنس)

اوپر کے حوالہ جات سے یہ امر ثابت ہو جاتا ہے کہ دایاں ہاتھ کام کرنے کے لئے زیادہ موزوں ہے اور اکثر افراد عالم اسی ہاتھ سے کام کرتے ہیں۔ پس دایاں بازو قوت عملیہ کا نشان قرار دیا جا سکتا ہے اور کلام الٰہی میں نیک لوگوں کے دائیں ہاتھ میں اعمال نامہ دینے کا جہاں جہاں ذکر ہے در حقیقت اس سے اسی طرف اشارہ کرنا مقصود ہے کہ وہ لوگ کام کرنے والے محنت کرنے والے اور قربانی کرنے والے تھے۔ اور بائیں ہاتھ میں اعمال نامہ دینے کا جہاں جہاں ذکر ہے اس سے اس طرف اشارہ کیا گیا ہے کہ وہ لوگ نکمے قربانی سے بچنے والے اور ست تھے۔ کیونکہ بایاں ہاتھ بہت کم کام کرتا ہے۔

ایک اور بات بھی یاد رکھنی چاہئے کہ دایاں ہاتھ (دینی احکام) میں پاکیزہ کاموں کے لئے اور بایاں ہاتھ گندگی کی صفائی وغیرہ کے لئے تجویز کیا ہے۔ پس دائیں ہاتھ میں اعمال نامہ دینے سے یہ مراد بھی ہو سکتی ہے کہ تم لوگ پاکیزہ کام کرتے تھے اور بائیں میں اعمال نامہ دینے سے مراد ہے کہ تم ناپاک کام کرتے تھے۔

دائیں کے لفظ سے ایک اور امر کی طرف بھی اشارہ ہوتا ہے۔ کلام الٰہی میں خدا تعالیٰ کے متعلق (-) جس کے معنے یہ کئے ہیں یعنی ہم اس کو مضبوطی سے پکڑ لیں گے۔ پس دائیں ہاتھ سے اعمال نامہ دینے سے اس طرف بھی اشارہ ہو سکتا ہے کہ انہوں نے مضبوطی سے نیکی کو پکڑا تھا۔ اس لئے نجات پا گئے۔ اور جن کے بائیں ہاتھ میں اعمال نامہ دیا جائے گا انہیں یہ بتایا جائے گا کہ تم نے نیکی اور تقویٰ کے لئے پورے زور سے کوشش نہ کی تھی اور گویا بایاں ہاتھ جو کمزور ہوتا ہے استعمال کیا تھا۔ اس لئے آج تمہارا انجام خراب ہوا ہے۔ علاوہ ازیں یمن برکت کو بھی کہتے ہیں۔ حدیث میں خدا تعالیٰ کے متعلق آتا ہے کِلْتَا یَدَیْ رَبِّیْ یَمِیْن۔ کہ میرے رب کے دونوں ہاتھ برکت والے ہیں اس کا کوئی شمال نہیں پس دائیں ہاتھ میں اعمال نامہ دینے سے اس طرف اشارہ ہو گا کہ تمہارا انجام بابرکت ہوا۔

> انسان کی بڑی سعادت اور اس کی حفاظت کا اصل ذریعہ یہی دعا ہے۔
> (حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

ارشادات حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع

افکارِ عالیہ

نصیحت کرنے ہی کے سلسلے میں حضرت امام جماعت الرابع (ہماری دلی دعائیں آپ کے لئے) اپنے خطبہ میں مزید فرماتے ہیں۔ "عجز کا مقام سب سے اچھا مقام ہے۔ عجز کی راہیں سب سے اچھی راہیں ہیں۔ پس نصیحت کرنے والا اگر آپ کی نظر میں بعض ان خوبیوں سے عاری ہو جو وہ آپ میں دیکھنا چاہتا ہے۔ تب بھی شکریہ کے ساتھ ان باتوں کو قبول کریں کیونکہ اس نے باتیں اچھی کہیں ہیں جو آپ کے فائدے کی ہیں اور اس بات کے وہم کو ذہن سے نکال دیں کہ نصیحت کرنے والا خود اپنے آپ کو نصیحت نہیں کرتا۔

میں اس بات کا گواہ ہوں ہزار ہا احمدی مجھے اپنے خطوں میں یہ بات لکھتے ہیں کہ ہم فلاں بات کے لئے فلاں بات نیکی کی بات کہنے پر مجبور ہیں۔ اپنے بچوں میں بھی اچھی بات دیکھنا چاہتے ہیں مگر خود اندھیروں میں ملوث ہیں۔ خدا کے حضور گریہ وزاری کرتے ہیں روتے ہیں۔ اور شرمندہ ہوتے ہیں لیکن اپنی ذات میں ہمیں طاقت نہیں کہ ان کمزوریوں سے الگ ہو سکیں آپ بھی دعاؤں کے ذریعے ہماری مدد کریں پس ناصح کا ایک چہرہ ایسا ہے جو دنیا کو دکھائی دیتا ہے ایک چہرہ ایسا ہے جو وہ خود اپنی ذات میں دیکھ رہا ہے اور وہ چہرہ جو ہے وہ بسا اوقات عرق ندامت میں ڈوبا ہوا ہوتا ہے بسا اوقات اپنی ذات میں شرمندگی محسوس کر رہا ہوتا ہے۔ پس اس کا معاملہ خدا پر چھوڑیں اور حق یہ ہے کہ اس کو اچھا جواب دیں اور اس کے لئے دعا کریں۔ پس نصیحت کے اسلوب اور طریقے خوب باریکی سے سمجھیں اور پہچانیں پھر دیکھیں کہ اللہ نے چاہا تو سوسائٹی میں سے کس طرح جلد جلد بدیاں دور ہونی شروع ہوں گی۔ اور خوبیاں ان کی جگہ لینے لگیں گی کلام الٰہی نے ہمیں یہ اسلوب بھی سکھایا ہے۔ اگر کوئی تمہیں اچھی بات کہے تو اس سے بہتر بات میں اس کا جواب دو اگر کوئی تحفہ دیتا ہے تو اس سے بہتر تحفہ اس کو دو۔ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ اگر تمہیں یہ توفیق نہیں کہ ہر تحفہ دینے والے کو اسی طرح جنس کے لحاظ سے بہتر تحفہ دے سکو تو پھر دعا کرو اور اتنی دعا کرو کہ تمہارا دل مطمئن ہو جائے کہ تم نے اس تحفے کا حق زیادہ بہتر رنگ میں ادا کر دیا ہے۔ پس نیک نصیحت کرنے والا تو نیک بات کہہ رہا ہے اسے الٹ کر دل کو چرکہ لگانے والی باتیں کرنا حسن خلق کے خلاف ہے (دینی) تعلیم و تربیت کے منافی ہے پس یہ دیکھیں کہ کس نے آپ کو اچھی بات کہی ہے یا بری کہی ہے اگر اچھی کہی ہے تو آپ کا فرض ہے کہ آپ اس اچھی بات کو بہتر رنگ میں اسے واپس کریں۔ نہ کہ برے رنگ میں اور تکلیف دہ رنگ میں واپس کریں۔ اگر بری بات کہی ہے تو بری بات کے نتیجے میں آنحضرت ﷺ کا اسوہ یہ تھا کہ صبر اختیار فرماتے تھے اور صبر کے ساتھ بری باتوں کو برداشت کرنے کی کوشش کرتے تھے جہاں تک کہ بعض اوقات دینی غیرت کے تقاضے جواب دینے پر آپؐ کو مجبور کر دیا کرتے تھے وہ ایک الگ مضمون ہے لیکن ہر تلخی کو آپؐ نے حوصلے اور صبر کے ساتھ برداشت فرمایا۔ پس یہ وہ سوسائٹی کا Soil وہ سر زمین ہے جو نیک باتوں کی نشوونما کے لئے تیار کی جاتی ہے اگر نیک باتیں نیک نصیحتیں، سننے والے اچھا رد عمل دکھا دیں تو یہ ایک زرخیز زمین بن جائے گی۔ جہاں پر بیج جو گرتا ہے وہ اگے گا اور نشوونما پائے گا اور اگر اس زمین میں صلاحیتیں ہوں تو برے بیج کو قبول کرنے کی بجائے اسے رد کر دے گی اور محض نیکی کا بیج ہے جو قبول کرے گی اور وہ اس کی نشوونما کا موجب بنے گی۔

پس میں اس وقت جماعت کی عمومی سرزمین کی فکر میں ہوں۔ میں چاہتا ہوں کہ جماعت کی زمین ایک ایسے زرخیز Soil یعنی وہ زمین جس میں کہ چیزیں اگتی ہیں ایسے زرخیز کھیتوں میں تبدیل ہو جائے کہ جس کے نتیجہ میں ہم میں امر بالمعروف ایک عام روایت پا جائے اور نہی عن المنکر کہنے والا یہ خوف نہ کرے کہ اس کے ساتھ جواباً سختی کا سلوک کیا جائے گا بعض لوگ تو ایسی سختی کا سلوک کرتے ہیں کہ قطع نظر اس کے کہ نیک نصیحت کرنے والا واقعۃً عمل پیرا ہے یا نہیں ان کو نصیحت کی بات پتھر کی طرح معلوم ہوتی ہے اور جب تک وہ جوابی پتھر نہ ماریں اس وقت تک ان کو چین نہیں آتا حالانکہ نصیحت کرنے والا عاجز منکسر المزاج صاف بات کرنے والا ہوتا ہے لیکن اس کے نتیجے میں خاندانی جھگڑے چل پڑتے ہیں۔ ایک آدمی نے کسی سے کہا کہ **ایک** عورت نے کسی دوسری عورت سے کہا کہ بی بی تمہارا بچہ یہ حرکت کر رہا تھا اسے سمجھاؤ۔ اسے ایسی بری باتوں سے باز رکھو۔ تو نتیجہ یہ نکلا (یہ باتیں جو میں کہہ رہا ہوں یہ فرضی باتیں نہیں عملاً مجھ تک پہنچنے والے قصے ہیں۔ مجھ تک پہنچنے والے واقعات ہیں۔) نتیجہ نکلا کہ اس نے جواباً اس کو بڑی سخت گالیاں دیں اس نے کہا کہ تمہارے اپنے بچوں میں ہزار ہا عیب ہیں اور یہ اور وہ ہیں۔ اور جو نہیں تھے وہ بھی گنوا دیئے۔ خبردار اگر تو نے میرے بچوں کی طرف اس آنکھ سے دیکھا تو ہوتی کون ہے کہ میرے بچوں میں کیڑے ڈالے" یہ اس قدر جہالت ہے کہ اس خوفناک جہالت میں کڑوے اور تھور کے پھل تو نشوونمایا

باقی صفحہ 7 پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مولانا غلام باری سیف

حضرت ابو طلحہؓ کے گھر میں معجزہ کا ظہور!

انس بن مالکؓ حضرت ابو طلحہؓ کے ربیب آنحضرت ﷺ کے خادم خاص اس واقعہ کے راوی ہیں۔ کہ ایک دن حضرت ابو طلحہؓ کے گھر میں میری والدہ ام سلیمؓ سے فرمانے لگے کہ میں نے آنحضرت ﷺ کی آواز میں ضعف محسوس کیا ہے اور میرا خیال ہے کہ یہ بھوک کی وجہ سے ہے۔ کیا گھر میں کھانے کی کوئی چیز ہے؟ حضرت ام سلیمؓ نے اثبات میں جواب دیا۔ اور جو کی ایک دو روٹیاں پکا کر اپنی اوڑھنی میں لپیٹ کر اس طرح میرے ہاتھ میں تھما دیں کہ پھر دوپٹہ کو میرے ہاتھ پر لپیٹ دیا اور کہا جا کر نبی اکرم ﷺ کے خدمت میں پیش کر آؤ۔ حضرت انسؓ کہتے ہیں میں گیا تو آنحضرت ﷺ مسجد میں صحابہؓ کے درمیان تشریف فرما تھے۔ میں جا کر ادباً خاموش کھڑا ہو گیا۔ آنحضرت ﷺ نے مجھے دیکھا تو فرمایا ابو طلحہؓ نے تمہیں بھیجا ہے؟ میں نے اثبات میں جواب دیا۔ فرمایا کھانا دے کر بھجوایا ہے؟ میں نے عرض کی ہاں۔

آپؐ نے ان تمام لوگوں کو جو مجلس میں بیٹھے تھے۔ فرمایا بھئی اٹھو چلو۔ چنانچہ میں آگے آگے گھر کو روانہ ہوا۔ اور جلدی آ کر ابو طلحہؓ کو تمام واقعہ سنایا۔ حضرت ابو طلحہؓ نے سنا تو ام سلیمؓ کو آواز دی کہ آنحضرت ﷺ تشریف لا رہے ہیں۔ اور اکیلے نہیں کچھ لوگ بھی ساتھ ہیں۔ اور ہمارے پاس تو ان کی مہمانی کے لئے کچھ بھی نہیں ہے۔ حضرت ام سلیمؓ نے سنا تو فرمایا کہ خدا اور اس کا رسولؐ کا بہتر جانتے ہیں۔

اللہ اللہ! کیا ایمان تھا۔ ان بابرکت لوگوں کا۔ حضرت ابو طلحہؓ نے آگے بڑھ کر آنحضرت ﷺ کا استقبال کیا۔ ایسے وقت میں حضرت ابو طلحہؓ کے دل کا اندازہ کوئی صاحب دل ہی کر سکتا ہے۔ کہ جب گھر کی بے بسی کا یہ حال ہو اور محبوب آقا محب کے گھر تشریف لائے تو مرید کے جذبات کیا ہوں گے۔ غالب نے کچھ ایسے ہی موقعہ کے لئے کہا تھا۔

وہ آئے گھر میں ہمارے خدا کی قدرت ہے
کبھی ہم ان کو کبھی اپنے گھر کو دیکھتے ہیں

خیر آنحضرت ﷺ ابو طلحہؓ کے گھر میں تشریف لائے اور فرمایا ام سلیم! جو تمہارے پاس ہے لے آؤ۔ چنانچہ بے چاری ام سلیم نے وہی روٹیاں حاضر کر دیں۔ آنحضرت ﷺ نے فرمایا 'ان روٹیوں کے ٹکڑے کر دو۔ ام سلیمؓ نے کپی میں سے شہد یا زیتون کا تیل اس پر نچوڑ دیا اور مالیدہ بنا دیا۔ آنحضرت ﷺ نے اس پر برکت کے لئے دعا مانگی۔ پھر فرمایا دس آدمیوں کو اندر بلا لو۔ چنانچہ دس دس آدمی باری باری آتے گئے۔ اور سیر ہو کر واپس ہوتے گئے۔ اسی طرح تمام صحابہؓ نے جو ستر اسی کے قریب تھے' کھانا کھایا۔ اور ابھی کھانا باقی تھا۔

کھانا بڑھ جانے کا اس قسم کا ایک واقعہ جنگ خندق کے موقعہ پر حضرت جابرؓ کے گھر میں ہوا۔ لیکن اس دن دعوت میں چھوٹا سا بکروٹہ اور کچھ گوندھا ہوا آٹا تھا۔ جسے آنحضرت ﷺ کی برکت سے سینکڑوں آدمی کھا کر سیر ہو گئے تھے۔ اور ابھی ہنڈیا اسی طرح ابل رہی تھی۔

مادیت کا پرستار مادی نقطہ نظر سے اس کا تجزیہ کرتا ہے' لیکن وہ اللہ کی تقدیر خاص کو نہیں دیکھتا جو وہ ہر زمانہ میں اپنے انبیاء کے لئے ظاہر کرتا ہے۔ شاید انہی مواقع کے لئے مولانا رومیؒ نے فرمایا تھا۔

فلسفی کو منکرِ حنانہ است
از حواسِ انبیاء بیگانہ است

ابو طلحہؓ بدر کے موقع پر بھی حاضر تھے۔ بدر کے دن کو کلام پاک نے یوم الفرقان کہا ہے۔ اس دن کفر کی ریڑھ کی ہڈی خدا تعالیٰ نے مسلمانوں کے ہاتھوں تڑوا کر رکھ دی تھی۔ حضرت ابو طلحہؓ اس واقعہ کے چشم دید راوی ہیں۔ وہ بیان کرتے ہیں۔ کہ جنگ کے بعد مشرکین کے مقتولین کو اکٹھا کروا کر چوبیس لاشیں ایک گڑھے میں ڈالی گئیں۔ تو آنحضرت ﷺ تشریف لائے اور گڑھے کے کنارے کھڑے ہو کر ایک ایک کو آواز دی۔ اے فلاں کے بیٹے! اے فلاں کے بیٹے!

اب تمہیں احساس ہو گیا ہو گا کہ تم اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ کی اطاعت کرتے تو تمہارا یہ حشر نہ ہوتا۔ ہمارے ساتھ جو خدا نے وعدہ کیا تھا ہم نے اسے پورا ہوتا دیکھ لیا۔ جو تمہارے ساتھ تمہارے رب نے وعدہ کیا تھا' کیا تم نے بھی اسے پورا ہوتے ہوئے دیکھا ہے حضرت عمرؓ نے سنا تو عرض کی یا رسول اللہؐ! آپؐ بے جان لاشوں سے مخاطب ہیں۔ آپؐ نے فرمایا۔ عمر! خدا کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے' یہ تم سے اس وقت کم نہیں سن رہے۔

بعض احادیث میں بڑے بڑے لطیف فقرات بھی اس موقع پر مروی ہیں۔ لیکن میں نے حضرت ابو طلحہؓ کے حالات کی نسبت سے ان کے الفاظ ہی ذکر کئے ہیں۔

حضرت ابو طلحہؓ اور جنگ اُحد جنگ اُحد میں بعض مسلمانوں کی اجتہادی غلطی کی وجہ سے اللہ تعالیٰ کی مشیت کے ماتحت ایسا وقت بھی آیا جب بڑے بڑے بہادروں کے پاؤں اکھڑ گئے۔ لیکن حضرت ابو طلحہؓ ان جوانمردوں میں سے تھے جو پہاڑ کی طرح اڑ گئے۔ مصائب کا کوئی بگولہ' شدائد کی کوئی آندھی' تلواروں کی کوئی جھنکار اور تیروں کی کوئی بوچھاڑ اپنی جگہ سے ہلا نہ سکی۔ جب صرف چودہ آدمی آنحضرت ﷺ کے گرد رہ گئے۔ اور حضرت ابو طلحہؓ ان چودہ جانفروشوں میں سے ایک تھے۔ اس دن ابو طلحہؓ نے ایسی سخت تیر اندازی کی تھی کہ دو یا تین کمانیں توڑ کر رکھ دیں۔ آنحضرت ﷺ فرماتے تھے اپنے ترکش ابو طلحہؓ کے سامنے انڈھیل دو۔ یہ تیر اندازی بھی کرتے جاتے تھے اور ڈھال کے ساتھ آنحضرت ﷺ کا دفاع بھی کرتے تھے آپ آنحضرت ﷺ کے سامنے کھڑے ہو گئے۔ حضورؐ اگر اونچا ہو کر دشمنوں کو دیکھنے کا ارادہ فرماتے تو ابو طلحہؓ عرض کرتے:-

"میرے ماں باپ قربان اونچے ہو کر نہ دیکھئے۔ ایسا نہ ہو کہ دشمنوں کا کوئی تیر آپ کو لگ جائے۔ میرا سینہ آپؐ کے دشمن کے درمیان حائل ہے۔"

آج دشمنوں کے تیروں کے سامنے حضرت ابو طلحہؓ نے اپنا سینہ کر دیا تھا کہ تیر پہلے اسے چھیدے۔ آج ہر حملہ عاشق نبویؐ اپنے سینے پر لے رہا تھا۔ (پاک اے اللہ) کیا ایمان پرور فقرہ ہے۔

اسلامی تاریخ میں اس فقرہ نے حضرت ابو طلحہؓ کا نام سنہری حروف سے لکھ دیا ہے۔

ہرگز نمیرد آنکہ دلش زندہ شد بعشق
ثبت است برجریدۂ عالم دوامِ ما

اس موقعہ پر حضرت ابو طلحہؓ کے اس شعر کے پڑھنے کا بھی ذکر آتا ہے۔

"میری جان آپؐ کی جان پر قربان۔ میرا چہرہ آپؐ کے چہرہ کے بچانے کے لئے ہے"

حضرت طلحہؓ اور ابو طلحہؓ التباس نہ ہو اس لئے یہاں یہ ذکر کر دینا ضروری معلوم ہوتا ہے کہ حضرت طلحہؓ بھی جنگ اُحد کے شہسواروں میں سے تھے۔ ان کا نام طلحہؓ بن عبد اللہ تھا۔ یہ بھی ان ثابت قدم رہنے والوں میں سے ایک تھے۔ ان کا ہاتھ آنحضرت ﷺ کی حفاظت میں شل ہوا تھا۔ اور جسم پر اس دن اسی سے زائد زخم آئے تھے۔ یہاں تک کہ جسم کا کوئی حصہ زخم سے خالی نہ رہا تھا ان کی کنیت ابو محمد تھی۔ نام طلحہؓ تھا۔ جبکہ حضرت ابو طلحہؓ کا نام زید اور کنیت ابو طلحہؓ تھی۔ اس کے علاوہ حضرت طلحہؓ عشرہ مبشرہ میں تھے۔ یعنی ان خوش بخت صحابہؓ میں سے تھے جنہیں اس دنیا میں ہی آنحضرت ﷺ نے جنت کی بشارت دیدی تھی۔ بہرحال دونوں وجود الگ الگ ہیں۔

اُحد کے دن جب آنحضرت ﷺ زخمی ہو گئے اور یہ خبر پھیل گئی کہ آپ جام شہادت نوش فرما گئے ہیں تو صحابہؓ کے لئے اس صدمہ سے زیادہ جانکاہ صدمہ اور کیا ہو سکتا تھا' کہ بعض صحابہ نے یہ خبر سن کر کہا کہ ہم نے پھر اس دنیا میں رہ کر کیا کرنا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے مومنوں کے صدمہ کو ہلکا کرنے کے لئے ان کے زخموں پر سکینت کا پھایہ رکھا اور ان پر نیند طاری کی۔

چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:-

یعنی پھر اللہ تعالیٰ نے اس غم کے بعد تمہاری جمعیت خاطر کے لئے نیند نازل کی جو تم میں سے ایک گروہ پر طاری ہو رہی تھی اور ایک گروہ ایسا تھا کہ انہیں اپنی جانوں کی فکر پڑی ہوئی تھی۔ وہ اللہ تعالیٰ کی نسبت جاہلیت کے گمانوں کی طرح جھوٹے گمان کر رہے تھے۔

حضرت ابو طلحہؓ کہتے ہیں۔ میں بھی ان لوگوں میں سے تھا جن پر احد کے دن اونگھ طاری ہو رہی تھی۔ حتیٰ کہ میرے ہاتھ سے بار بار اس دن تلوار گر گر جاتی تھی۔ اس سے بھی معلوم ہوتا ہے کہ حضرت ابو طلحہؓ کا شمار ان مخلصین صحابہ میں تھا جنہوں نے اس دن کا یہ نشان دیکھا۔

غزوہ خیبر اور غزوہ حنین میں بھی حضرت ابو طلحہؓ شریک تھے بلکہ آنحضرت ﷺ کے اونٹ کے ساتھ اونٹ رکھتے تھے۔ حنین میں اکیس کے قریب کفار واصل جہنم کئے۔ ان سب کی سلب ان کو ملی۔ (سلب وہ اسلحہ وغیرہ ہے جو مقتول نے پہن رکھا ہو۔)

خیبر سے واپسی پر جب حضرت صفیہؓ ہودج سے گر گئیں اور آنحضرت ﷺ بھی گر پڑے تو آپ فوراً سواری سے کود گئے اور عرض کی اے اللہ کے رسولؐ! مجھے اللہ تعالیٰ آپؐ پر قربان کرے چوٹ تو نہیں آئی؟ آنحضرت ﷺ نے فرمایا ابو طلحہ! آبگینوں کا پتہ کرو۔

تیز رو گھوڑا مندوب نامی آپ کا ایک تیز رو گھوڑا تھا۔ ایک مرتبہ مدینہ میں دشمنوں کا کچھ خوف محسوس ہوا تو آنحضرت ﷺ ان سے یہ گھوڑا مستعار لے کر بغیر زین کے شور و شر کا پتہ کرنے کے لئے روانہ ہوئے ابھی لوگ گھروں سے نکل ہی رہے تھے۔ کہ آپؐ واپس ہو رہے تھے۔ آپؐ نے ابو طلحہؓ سے فرمایا کہ یہ گھوڑا تو دریا کی طرح تیز رو ہے۔

حضرت عبد اللہؓ ایک اور دلچسپ واقعہ بھی ان کے متعلق آتا ہے۔ آپ کا ایک لڑکا چھوٹی عمر میں فوت ہو گیا۔ آپ باہر گئے ہوئے تھے۔ حضرت ام سلیمؓ نے گھر میں سب کو منع کر دیا کہ تم انہیں نہ بتانا۔ وہ گھر واپس آئے' کھانا کھایا۔ آرام سے رات بسر کی۔ آخر رات میں حضرت ام سلیمؓ نے یوں اس واقعہ کا ذکر کیا کہ لڑکا خدا کی امانت تھی۔ یہ امانت واپس لے لی۔ حضرت ابو طلحہؓ نے آنحضرت ﷺ کی خدمت میں یہ سارا ماجرا عرض کیا آپؐ نے ان کے لئے دعا فرمائی۔ اللہ تعالیٰ ان کے اس فعل اور صبر پر راضی ہوا۔ اور حضرت عبد اللہ پیدا ہوئے۔ یہی

باقی صفحہ 7 پر

خلافت لائبریری ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

قصہ پارینہ

ہماری تاریخ

الفضل کے نامہ نگار نے 18- جنوری 1955ء کی اشاعت میں جامعہ احمدیہ میں ایک تقریب۔ "مولوی محمد سلیم صاحب مربی سلسلہ کی تقریب" کے عنوان سے ایک رپورٹ شائع کروائی اس رپورٹ میں وہ لکھتے ہیں کہ۔

جامعہ احمدیہ باہر سے آنے والے مربیوں سے بالعموم علمی اور تربیتی فائدہ اٹھاتا رہتا ہے چنانچہ مورخہ 10- جنوری کو مکرم جناب مولانا محمد سلیم صاحب فاضل، مربی سلسلہ عالیہ احمدیہ مقیم کلکتہ جو چند دنوں کے لئے مرکز سلسلہ ربوہ میں آئے ہوئے تھے۔ جامعہ احمدیہ میں تشریف لائے۔

سب سے پہلے محترم پرنسپل صاحب جامعہ احمدیہ نے بتایا کہ مولانا محمد سلیم صاحب جامعہ احمدیہ کے ایک فارغ التحصیل طالب علم ہیں اور کچھ عرصہ تک جامعہ احمدیہ میں پروفیسر بھی رہے ہیں۔ مولانا موصوف نے ہند و پاک کے باہر فلسطین میں بھی دعوت الی اللہ کی خدمات سر انجام دی ہیں۔ آج کل آپ ہندوستان میں سلسلہ احمدیہ کے ایک ہندوستانی مربی ہیں۔ مولانا موصوف کو اللہ تعالیٰ نے خطابت کا بھی اچھا ملکہ عطا فرمایا ہے۔

اس کے بعد پرنسپل صاحب کی درخواست پر مولانا موصوف نے ایک نہایت مفید اور پر از معلومات لیکچر دیا جس میں آپ نے ہندوستان میں دعوت الی اللہ کے حالات سنائے۔ نیز جامعہ احمدیہ کے طلباء کو اپنی بیش قیمت نصائح سے مستفیض فرمایا۔

اس جلسہ میں جامعہ احمدیہ کے اساتذہ کرام اور طلباء کے علاوہ بعض مقامی احباب نے بھی شرکت کی۔

محترم مولانا موصوف نے اپنی تقریر میں بتایا کہ ہندوستان میں احمدیوں کی خدمت نے نمایاں حیثیت حاصل کی ہے۔ پہلے تو بعض لوگ طرح طرح کی غلطیاں پھیلاتے تھے مگر اب یہ غلطیاں دور ہوتی جا رہی ہیں۔

تقریر کے آخر میں آپ نے جامعہ احمدیہ کے طلباء سے خصوصیت سے خطاب کرتے ہوئے فرمایا کہ آپ کو خدا تعالیٰ نے نادر موقع دیا ہے۔ آپ باہر جا کر دیکھیں گے کہ احمدیت کے پیش کردہ دلائل ہی سے لوگوں کی تسلی ہوتی ہے۔ آپ نے طلباء کو نصیحت کرتے ہوئے فرمایا کہ کلام الٰہی سیکھنے میں خوب محنت کریں۔ حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ نے جو کچھ ہمیں بتایا ہے اسے پوری طرح سمجھیں۔ یہی اصل چیز ہے۔ میں جب فلسطین گیا تو اس وقت چوبیس سال کا تھا۔ میں نے کہا کہ مجھے سکول اور کالج سے اٹھا کر بھیج دیا گیا۔ وہاں بڑے بڑے علماء کے علم کی دھاک تھی گویا وہ علم کے لحاظ سے سمندر تھے........

بعد ازاں محترم جناب پرنسپل صاحب نے اپنی صدارتی تقریر میں فرمایا کہ ہم مولانا کی تقریر سے بہت مسرور ہوئے ہیں اور ان کے ممنون ہیں۔ خود مجھ پر اس بات خاص اثر ہے کہ کلام الٰہی جاننے کے بغیر ہم صحیح رنگ میں کامیاب نہیں ہو سکتے۔

آپ نے مزید فرمایا کہ ہم دنیا میں دوسرے لوگوں کے مقابلہ میں کامیاب ہو سکتے ہیں تو کلام الٰہی کے ذریعہ ہی کامیاب ہو سکتے ہیں۔ آپ نے وقت کی ضرورت کا بھی ذکر کیا اور فرمایا کہ اس وقت حضرت امام جماعت الثانی سے جو معارف ظاہر ہو رہے ہیں وہ زمانے کی ضرورت کے مطابق ہیں۔

حضرت نواب محمد دین صاحب

جلسہ سالانہ 1954ء کے موقع پر 27- دسمبر کو حضرت امام جماعت الثانی (ہماری دلی دعائیں آپ کے لئے) نے جلسہ گاہ میں ظہر و عصر پڑھانے کے بعد سلسلہ احمدیہ کے ایک نہایت مخلص بزرگ حضرت نواب محمد دین صاحب (ہماری دلی دعائیں آپ کے لئے) کا جنازہ پڑھایا۔ حضرت نواب صاحب 1949ء میں فوت ہوئے تھے اور آپ کو آپ کے آبائی گاؤں تلونڈی عنایت خاں میں ہی امانتاً دفن کیا گیا تھا۔ جہاں سے اب آپ کا تابوت مقبرہ بہشتی میں دفن کرنے کے لئے لایا گیا۔ چنانچہ جلسہ سالانہ پر تشریف لانے والے ہزار ہا احمدی احباب نے حضرت صاحب کی اقتدا میں آپ کا جنازہ پڑھا۔ اور بلندی درجات کے لئے دعائیں کیں۔ بعد ازاں آپ کا تابوت مقبرہ بہشتی میں سپرد خاک کیا گیا۔

حضرت صاحب نے ظہر عصر سے قبل محترم نواب صاحب کا جنازہ پڑھانے کا اعلان کرتے ہوئے فرمایا:-

"نواب محمد دین صاحب سلسلہ کے ساتھ نہایت گہرا اخلاص رکھنے والے انسان تھے ان کے بیٹے چوہدری محمد شریف صاحب جو منٹگمری کی جماعت کے امیر ہیں بھی بڑے مخلص احمدی ہیں۔ نواب صاحب اس لحاظ سے بھی سلسلہ کی تاریخ میں خاص اہمیت رکھتے ہیں کہ ربوہ کی زمین خریدنے یہاں پر مکانوں کی تعمیر کی اجازت لینے اور اس طرح ربوہ بسانے کا سارا کام آپ نے ہی کیا تھا۔ اس لئے نواب صاحب کا ہم پر حق ہے کہ ہم ربوہ کی ہر گلی اور ہر عمارت کو دیکھ کر ان کے لئے دعا کریں۔ کہ اللہ تعالیٰ ان کے مدارج کو بلند فرمائے۔ اور ان کی اولاد میں بھی ان جیسا بلکہ ان سے بڑھ کر سلسلہ کے لئے اخلاص پیدا کرے"

اس موقعہ پر ایک اور بزرگ محترم مولوی غلام رسول صاحب آف بدوملہی کا تابوت بھی لایا گیا تھا۔ چنانچہ حضرت نواب صاحب کے جنازے کے ساتھ ہی آپ کا جنازہ پڑھایا گیا۔ مولوی صاحب موصی اور رفیق حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ تھے اور مولوی چراغ دین صاحب مربی سلسلہ کے خسر تھے۔ آپ 1954ء میں فوت ہوئے۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ ہر دو بزرگوں کو جنت میں بلند درجات عطا فرمائے۔

یہ خبر الفضل 4- جنوری 1955ء میں شائع ہوئی۔

قبولیتِ دعا

مکرم فیض عالم صاحب ڈھاکہ قبولیت دعا کا ایک نہایت ایمان افروز نشان بیان کرتے ہوئے الفضل 10 دسمبر 1937ء میں لکھتے ہیں۔

خدا تعالیٰ کے پاک بندوں کی ہر بات ایمان داروں کے لئے ایک نشان اور حق کے متلاشیوں کے لئے ایمان افروز غذا کا کام دیتی ہے۔ محبوب حقیقی کے ناز پروردہ قبولیت دعا میں بالخصوص بے نظیر ثابت ہوتے ہیں۔ ذیل میں اس امر کی صداقت میں میں ایک واقعہ بیان کرتا ہوں اور میں حلفیہ بیان کرتا ہوں کہ یہ واقعہ بالکل صحیح ہے۔

میری اہلیہ قریباً پانچ چھ سال امراض نسواں میں سخت مبتلا رہی۔ بہت سے قابل ڈاکٹر لیڈی ڈاکٹر نرس اور دیسی دائیوں سے علاج کروانے کے علاوہ ڈیڑھ مہینہ زنانہ ہسپتال میں بھی زیر علاج رہی اس کے علاوہ حکیموں خاص طور پر ہمارے خاندان کے ایک حکیم سے جو مہاراجہ کشمیر کے شاہی حکیم رہ چکے تھے علاج کروایا۔ اور ایک دفعہ اپریشن بھی ہوا۔ مگر سب کے سب بے سود۔ بلکہ بیماری ترقی پذیر رہی اور ہر ایک دورہ پہلے دورہ سے شدید۔ گویا مریضہ موت کے منہ سے واپس ہو چکی تھی میں چونکہ بنگال میں ملازم ہوں اس لئے کلکتہ اور بنگال کے بعض اور شہروں سے ڈاکٹروں اور نرسوں کے مشورے لئے گئے۔ 1936ء کے آغاز میں ایک میرے ہمسایہ افسر کی بیوی نے ایک شیشی دوائی جس سے وہ خود کسی بیماری سے شفا پا چکی تھی دی مگر مریضہ کی حالت اور خطرے میں ہو گئی۔ گویا مرض بڑھتا گیا جوں جوں دوا کی۔ ایک شام جب میں اپنی ڈیوٹی سے گھر آیا تو اپنی اہلیہ کو نہایت دردمندی سے روتے پایا پوچھنے پر بتایا چونکہ خدا جس حال میں رکھے شکر ادا کرنا چاہئے۔ مگر مایوس زندگی بھی کوئی زندگی ہے میں نے کہا خدا کی رحمت سے مایوس نہیں ہونا چاہئے۔ اس کے بعد ہم دونوں نے وہاں بیٹھے بیٹھے یہ عہد کیا کہ اب کوئی دوائی استعمال نہیں کی جائے گی بلکہ دعا اور صرف دعا۔

اس دن یا دوسرے دن ہم نے ایک خط حضرت امام جماعت الثانی (ہماری دلی دعائیں آپ کے لئے) کی خدمت میں دعا کے لئے لکھا۔ اور میری اہلیہ صاحبہ نے اپنے والد بزرگوار مولوی رحمت اللہ صاحب باغاں والے بنگہ ضلع جالندھر کو لکھا۔ مولوی صاحب وہ خط لے کر حضرت امام جماعت الثانی کی خدمت میں پیش ہوئے اور خط سنا کر روتے ہوئے دعا کے لئے عرض کیا۔ حضرت صاحب نے فرمایا روؤ نہیں۔ اچھی ہو جائے گی۔

میں یہاں یہ ذکر بھی کر دینا چاہتا ہوں کہ حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ (ہماری دلی دعائیں آپ کے لئے) کے ایک مخلص رفیق کی لڑکی ہونے کی وجہ سے میری اہلیہ عبادت پنجگانہ کے علاوہ فجر سے پہلے کی عبادت کی بھی عادی ہیں۔ ایک دن میں صبح کے وقت اپنی ڈیوٹی سے واپس آیا تو مجھے خوشی خوشی کچھ سنانے کے لئے بٹھایا کہنے لگی فجر سے پہلے کی عبادت سے پہلے میں نے رویا میں دیکھا کہ حضرت امام جماعت الثانی مکان میں دروازہ سے سلام کہتے ہوئے وارد ہوئے۔ میں اٹھ بیٹھی اور اپنا کپڑا ٹھیک کیا اور جواب میں سلام کہا۔ حضرت صاحب نے میرا منہ اس طرح پکڑا جس طرح کسی بچے کو دوائی وغیرہ دینے کے لئے جبڑے دبا کر منہ کھولا جاتا ہے۔ آپ نے کچھ پڑھا میرے منہ میں پھونکا اور میرا منہ چھوڑ دیا۔ اور دریافت فرمایا کہ آجکل کیا دوائی استعمال کرتی ہو۔ میں نے عرض کیا دعا کرتی ہوں۔ آپ نے فرمایا۔ بس یہی دوائی استعمال کرتی چلی جاؤ۔

میں نے سن کر اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کیا اور مجھے پورا یقین ہو گیا کہ اب بیماری دور ہو جائے گی۔ اس واقعہ کے دو چار دن بعد بیماری کا دورہ قریب تھا وہ بیماری جس میں مریضہ کبھی درد سے بے تاب ہو کر اٹھ اٹھ کر چھت کو پکڑتی تھی اور روتی کراہتی تھی۔ اور کبھی بے حس و حرکت ہو کر بے ہوش ہو جاتی تھی۔ اور وہ بیماری جس سے پہلے ہمیشہ ہم میاں بیوی ایک دوسرے سے گناہ بخشوا لیتے تھے۔ اور آخری وصیتیں یا تحریریں میری اہلیہ مجھے دے دیتی تھیں اور وہ بیماری جس کا دورہ پہلے سے زیادہ بھیانک شکل میں نمودار ہوتا تھا۔ وقت گزر گیا۔ دن گزر گئے اور خبر بھی نہیں۔ گویا بالکل تندرست تھی۔ یہ واقعہ اپریل 1936ء کا ہے۔ اس کے بعد وہ خدا تعالیٰ کے فضل سے بالکل تندرست ہو گئی اور دسمبر 1936ء میں بچہ بھی پیدا ہوا۔

بالآخر معروض ہوں کہ یہ وہی عورت ہے جو دنیا کے ڈاکٹروں کے نزدیک لاعلاج اور ناقابل اولاد ثابت ہو چکی تھی مگر حضرت صاحب کی دعا سے زندہ ہو گئی اور اب تک خوش و خرم زندگی بسر کر رہی ہیں۔

> اگر کسی کی حیثیت کوڑی دینے کی ہے تو خدا تعالیٰ کے نزدیک اس کی کوڑی بھی کروڑ روپے کے برابر ہے۔ کیونکہ خدا تعالیٰ اس رقم کو نہیں دیکھتا کہ وہ کتنی ہے بلکہ خدا تعالیٰ اس اخلاص اور اس نیت کو دیکھتا ہے جس اخلاص اور نیت سے وہ دی گئی ہے۔
>
> (حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی)

Digitized by Khilafat Library Rabwah
خلافت لائبریری ربوہ

بین المملکتی حالات - واقعات - شخصیات

یاسر عرفات صدر منتخب ہو گئے

فلسطینیوں کے خود مختار علاقوں پر مشتمل فلسطینی ریاست کے پہلے تاریخی انتخاب میں فلسطینی تنظیم آزادی کے سربراہ مسٹر یاسر عرفات 85 فیصد ووٹ حاصل کر کے فلسطینی خود مختار ریاست کے صدر منتخب ہو گئے ہیں۔ ان کو ملنے والے ووٹوں کی بھاری تعداد سے اندازہ ہوتا ہے کہ ان کی پارٹی' پی ایل او کو بھی لگ بھگ 80-85% نشستیں مل جائیں گی۔

ان انتخابات سے مسٹر یاسر عرفات کی بڑی مخالف جماعت حماص کو سخت دھچکا پہنچا ہے۔ حماص نے انتخابات کا بائیکاٹ کرنے کا اعلان کیا تھا۔ اور ساتھ ہی یہ بھی کہا تھا کہ اگر ووٹنگ 50% سے کم ہوئی تو اس کا مطلب مسٹر عرفات کی شکست ہو گا۔ لیکن ووٹنگ کی شرح بہت اونچی تھی اور بعض جگہوں پر تو 95% ووٹ ڈالے گئے۔ اگرچہ حماص نے انتخابات کے بائیکاٹ کا اعلان کیا تھا لیکن آخیر پر آکر اس جماعت نے بعض امیدواروں کی حمایت کا بھی اعلان کر دیا تھا۔

مسٹر یاسر عرفات کے مقابلے پر ایک معروف سماجی کارکن خاتون کو کھڑا کیا گیا تھا جو ام خلیل کہلاتی ہیں۔ لیکن ان کو بھاری ووٹوں سے شکست کھانی پڑی۔

اسرائیل کے وزیر اعظم مسٹر شمعون پیریز نے انتخابات پر تبصرہ کرتے ہوئے کہا کہ اس سے ثابت ہو گیا ہے کہ فلسطینیوں کی بھاری اکثریت فلسطینی اسرائیل معاہدے کی حمایت کرتی ہے۔

انتخابات سے پہلے اندازہ تھا کہ مسٹر یاسر عرفات کو بھاری اکثریت حاصل ہو جائے گی۔ نتائج نے ان اندازوں کی توثیق کر دی ہے۔ اور یہ بھی ثابت ہو گیا ہے کہ فلسطینیوں کی بھاری اکثریت اسرائیل کے ساتھ امن چاہتی ہے اور جنگ کی بات کرنے والے عوامی حمایت سے محروم ہیں۔

یہ انتخابات 1993ء کے فلسطین اسرائیل معاہدے کے نتیجے میں منعقد ہوئے ہیں۔ اگرچہ معاہدے کے مطابق یہ انتخابات بہت جلد ہو جانے چاہئیں تھے لیکن معاہدے پر عمل درآمد کی رفتار بے حد سست رہی اور جا بجا شدید مشکلات پیش آتی رہیں حتیٰ کہ اسرائیل کے وزیر اعظم مسٹر رابین کو اپنی جان سے بھی ہاتھ دھونے پڑے۔ اس دوران اسرائیل اور فلسطینیوں کے انتہا پسندوں نے معاہدہ کو سبوتاژ کرنے کے لئے تشدد کی بہت سی کارروائیاں کیں۔ اس کے علاوہ بھی بے شمار مراحل پر اسرائیل اور فلسطینیوں کے درمیان عدم اعتماد کی وجہ سے شکوک و شبہات پیدا ہوتے رہے۔

اسرائیل اور فلسطینی معاہدہ کے نتیجے میں فلسطینیوں کے علاقے سے اسرائیلی فوج واپس چلی گئی اور ان علاقوں کا نظم و نسق پی ایل او کے حوالے کر دیا گیا انتہا پسندوں نے قریباً سوا دو سال کے عرصے میں امن معاہدے کو ختم کرنے یا فلسطینیوں کو اس کا مخالف بنانے کی سخت کوششیں کیں مگر حالیہ نتائج نے واضح کر دیا ہے کہ یہ تمام کوششیں ناکام رہی ہیں۔

○○○

امریکی بوسنیا میں اجتماعی قبروں کا پتہ لگائیں گے

امریکہ کے وزیر خارجہ مسٹر وارن کرسٹوفر نے امید ظاہر کی ہے کہ ان کے ملک کے چوٹی کے انسانی حقوق کے افسران بوسنیا میں اجتماعی قبروں کا پتہ چلائیں گے۔ ان قبروں میں سربوں نے ہزاروں کی تعداد میں بوسنین افراد کو قتل کر کے مشترکہ طور پر بڑے بڑے گڑھوں میں دفن کر دیا تھا۔ مسٹر کرسٹوفر نے کہا کہ ہم ان جگہوں کو محفوظ رکھنے کی پوری کوشش کریں گے تاکہ یہ جگہیں تفتیش کرنے والوں کو میسر آسکیں۔ اس سے قبل خبر ملی تھی کہ سربوں نے ان قبروں کو بم مار کر تباہ کرنا شروع کیا ہے تاکہ ان کے مظالم کے آخری نشانات بھی مٹ سکیں۔

انٹرنیشنل وار کرائمز ٹریبونل (جنگی جرائم کے بین الاقوامی ٹریبونل) کے چیف پراسیکیوٹر مسٹر رچرڈ گولڈ سٹون نے کہا ہے کہ ہم بوسنیا میں ان قبروں کا پتہ چلا کر رہیں گے۔ انہوں نے سابق یوگوسلاویہ کی حکومت کو متنبہ کیا کہ اگر انہوں نے اس بارے میں تعاون نہ کیا تو ان کے خلاف اقوام متحدہ کی سلامتی کونسل کے ذریعے دوبارہ اقتصادی پابندیاں لگوائی جاسکتی ہیں۔

جمعہ کے روز امریکی اخبارات نے خبر دی تھی دو ایسی اجتماعی قبروں کا پتہ چلا ہے جو پہلے معلوم نہیں تھی۔ یہ قبریں ان مسلمانوں کی ہیں جن کو سربوں نے سربرے نیسکا پر قبضہ کے بعد گزشتہ جولائی میں اجتماعی طور پر ہلاک کر دیا تھا۔ یہ قبریں بوسنیا میں گلوگووا کے مقام پر دستیاب ہوئی ہیں۔

چار مغربی صحافی سربوں کی چیک پوسٹوں سے بچتے بچاتے اور شدید مشکل پہاڑی راستوں کو اختیار کرتے ہوئے ان اجتماعی قبروں کے مقام پر جا پہنچے تھے۔

امریکی وزیر خارجہ نے امید ظاہر کی کہ نائب وزیر خارجہ برائے انسانی حقوق مسٹر جان شیٹک جلد ہی ان مقامات کو خود جا کر دیکھنے کے قابل ہو سکیں گے۔ انہوں نے کہا کہ ہمیں امید ہے کہ وہ فوری طور پر یا مستقبل قریب میں جلد ہی ان جگہوں پہ پہنچ جائیں گے۔

امریکہ کے صدر مسٹر بل کلنٹن نے چند روز قبل اپنے دورہ بوسنیا کے دوران سربیا کے صدر مسٹر میلوسووک پر یہ واضح کیا تھا کہ ڈیٹن معاہدے پر پوری طرح عمل کیا جائے گا۔ اس معاہدے کے تحت بوسنیا میں نقل و حرکت کی آزادی دینے کو کہا گیا ہے۔

ادھر ڈیٹن معاہدے پر عمل درآمد کرتے ہوئے 225 سرب اور بوسنین قیدیوں کا تبادلہ عمل میں آیا۔ یہ تبادلہ سرائیوو میں ہوا۔ اور بوسنین امن معاہدے میں اس مقصد کے لئے جو ڈیڈ لائن مقرر کی گئی تھی اس کے ختم ہونے سے کئی گھنٹے قبل ہی اس پر عمل درآمد ہو گیا۔

امریکی اہلکاروں نے ڈیٹن معاہدے پر عمل درآمد کی رفتار کو بے حد حوصلہ افزا قرار دیا ہے اور قیدیوں کے تبادلہ کو صحیح سمت میں اہم قدم قرار دیا ہے۔

○○○

وزیر اعظم بے نظیر بھٹو کا دورہ جاپان

گزشتہ دنوں وزیر اعظم بے نظیر بھٹو نے جاپان کا چار روزہ دورہ کیا جس کے نتیجے میں وہاں کے تاجر حضرات نے بہت سی اشیاء درآمد کرنے کا وعدہ کیا اور جو پہلے درآمد کی جاتی ہیں ان میں اضافہ کی بھی بات ہوئی اپریل کے بعد جاپان پاکستان سے آم بھی درآمد کرے گا وزیر اعظم صاحبہ نے کہا کہ ان کا دورہ امید سے بڑھ کر کامیاب ثابت ہوا اور اس دورے کے بعد جاپان اور پاکستان کے روابط مزید قریبی ہو جائیں گے آپ نے وہاں جاپان کے بادشاہ سے بھی ملاقات کی تاجروں کی برادری سے خطاب کیا اور پاکستانی لوگوں سے بھی گھل مل کر باتیں کیں اس وقت جاپان پاکستان کی اشیاء کا بھی بڑا خریدار ہے اور امداد دینے والے ملکوں میں بھی سرفہرست ہے۔

○○○

بحرین میں شیعوں اور فوج میں جھڑپیں

بتایا گیا ہے کہ بحرین میں حفاظتی دستوں' اور حکومت کے شیعہ مظاہرین کی آپس میں جھڑپیں ہوئی ہیں اور متعدد افراد کو گرفتار کر لیا گیا ہے اس بات کی تصدیق نہیں ہو سکی کہ ان جھڑپوں میں کوئی شخص زخمی بھی ہوا ہے کہ نہیں۔ کہا جاتا ہے کہ بحرین کے مغربی علاقے میں بعض گاؤں میں جہاں شیعہ رہائش پذیر ہیں یہ جھگڑا شروع ہوا ہے متعدد علاقوں میں پولیس کی بھاری نفری دیکھی گئی ہے اگرچہ بحرین میں حکومت سینوں کی ہے لیکن شیعہ افراد کی کثرت ہے یہ علاقہ امریکہ کا ساتھی ہے اور خلیج کی جنگ میں اس نے کافی روپیہ صرف کیا تھا جھگڑا 1994ء میں شروع ہوا جس کی بنیاد یہ تھی کہ جس پارلیمنٹ کو 1975ء میں معزول کیا تھا اسے بحال کیا جائے۔ بحرین کی آزادی کے لئے اسلامک فرنٹ جس کا مرکزی دفتر ملک سے باہر ہے نے حکومت کو تنبیہہ کی ہے کہ اگر انہوں نے جھگڑے کی وجوہات ختم نہ کیں تو حملہ کیا جائے گا سفارتکاروں کا کہنا ہے کہ حکومت عام طور پر زبڑ کی گولیاں اور تیل گیس استعمال کر کے مظاہرین کو منتشر کرتی ہے۔

○○○

افغانستان۔ کیا کھویا کیا پایا

پاکستان کے وزیر خارجہ سردار آصف احمد علی نے گزشتہ روز کہا کہ وہ کسی خاص افغانی دھڑے کی حمایت نہیں کر رہے ان کوششوں کا مقصد یہ ہے کہ افغانستان میں جاری خانہ جنگی کا خاتمہ ہو افغانستان کے باشندے جس دھڑے کو چاہیں اقتدار میں لائیں ہم امن کے لئے دعاگو ہیں ہم نے افغانی جہاد کے لئے آج تک جو کچھ کیا ہے اس پر ہمیں فخر ہے ہم نے تیس لاکھ مہاجرین کی دیکھ بھال بھی کی ہے اور ان کی ضروریات بھی پوری کی ہیں اگرچہ یہ سب کچھ کرنے کے بعد ہمیں منشیات کے دھندے کا تحفہ ملا ہے کلاشنکوف کلچر ہمیں دیا گیا ہے ماحولیات کی تباہ کاری ہمیں ملی ہے اور اسی طرح سماجی بے چینی بھی۔ وزیر خارجہ موصوف نے اس موقع پر کہا کہ علاقے کے استحکام کو کشمیر کی موجودہ حالت سے خطرہ ہے۔

○○○

○

دیارِ غیر میں تیرا خیال جب سے ہے
ہر ایک سانس پہ جینا حرام تب سے ہے

نہ دن کو ہوش نہ راتوں کو نیند کی خواہش
کہ جو بھی حال ہے اک دوست کے سبب سے ہے

ہمیں یہ علم کہ درپیش ہے جنوں کوئی
مگر یہ علم نہیں کسقدر ہے کب سے ہے

کبھی تو حسن سے وحشت تھی آنکھ تک محدود
کہ اب جو جسم میں ہنگامۂ طلب سے ہے

تیرا خیال' جو الفاظ اوڑھ لیتا ہے
اسی کے دم سے مرا رابطہ ادب سے ہے

نگاہِ لطف ہوئی آج جس کے دل پر وہ
نہ جانے عشق کی کیفیتوں میں کب سے ہے

یہ اہلِ زر ہیں انہیں علم و فن سے کیا آصف
جو واسطہ ہے انہیں نام اور نسب سے ہے

آصف محمود باسط

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سید ظہور احمد شاہ

زراعت کالم

بہاریہ مکئی

جیسا کہ پچھلے کالم میں بتایا گیا تھا کہ جو زمیندار کسی وجہ سے گندم کاشت نہیں کر سکے ان کے لئے مایوس ہونے کی کوئی وجہ نہیں کیونکہ موسم بہار میں کاشت کی جانے والی دو فصلیں ایسی ہیں جو گندم سے بہتر نتائج دینے کی حامل ہیں ان میں سے پہلی سورج مکھی کی فصل ہے جس کے متعلق پچھلے کالم میں تفصیلی ذکر کیا جا چکا ہے۔ دوسری فصل بہاریہ مکئی کی ہے جو ابھی کاشت کی جا سکتی ہے اور اس سے گندم نہ کاشت کر سکنے کا ازالہ کیا جا سکتا ہے اس کے علاوہ اگر کپاس کے بعد کپاس کا پروگرام ہو تو ایسے زمیندار بھی ایک مزید فصل مکئی کی اس عرصہ میں حاصل کر سکتے ہیں۔ صرف احتیاط یہ کی جائے کہ فصل فروری کے شروع وسط ہی میں کاشت کردی جائے اور جلد پکنے والی ترقی دادہ اقسام مثلاً اگیتی 72 کاشت کی جائیں۔ اس اضافہ فصل سے آمدنی میں خاطر خواہ اضافہ کیا جا سکتا ہے۔

بہاریہ مکئی کا بھاؤ ہمیشہ موسمی مکئی کی نسبت زیادہ ہوتا ہے۔ کیونکہ بہاریہ مکئی مئی جون میں پک کر تیار ہوتی ہے۔ اور موسمی مکئی جولائی اگست میں کاشت ہوتی ہے اور اس وجہ سے بیج کی ضروریات بڑھ جاتی ہیں اس لئے بہاریہ مکئی سے حاصل شدہ جنس کی قیمت اچھی لگتی ہے۔ بہاریہ مکئی کی کاشت کا ایک فائدہ یہ بھی ہے کہ بہاریہ مکئی پر تنے کی سنڈی (Maize Borer) کا حملہ زیادہ نقصان دہ ثابت نہیں ہوتا۔ کیونکہ اس کیڑے کا حملہ مارچ کے آخر اور اپریل کے شروع میں ہوتا ہے اس وقت تک مئی کی فصل کافی حد تک سنبھل چکی ہوتی ہے پودے کی بڑھوتری نہایت تیزی سے ہوتی ہے اس تیز رفتار بڑھوتری کی وجہ سے سنڈی کونپل کو زیادہ نقصان نہیں پہنچا سکتی۔ جبکہ موسمی مکئی پر تنے کی سنڈی اگاؤ کے فوراً بعد حملہ آور ہو جاتی ہے۔ اور کونپلوں کو چٹ کر جاتی ہے۔ جس سے فصل کو بہت زیادہ نقصان پہنچتا ہے۔

اس کے علاوہ بہاریہ مکئی کی کٹائی مئی جون میں ہوتی ہے جب دن خاصے لمبے اور دھوپ کافی تیز ہوتی ہے۔ اور بارش کا امکان نہیں ہوتا۔ اس لئے اس موسم میں فصل کی برداشت آسان ہوتی ہے۔ اور اس کے ضائع ہونے کے امکانات کم ہوتے ہیں۔

موسم گرما میں چونکہ رات کو حفاظت آسان ہوتی ہے۔ اس لئے جنگلی جانوروں سے فصل کا بچاؤ آسانی سے کیا جا سکتا ہے۔ اس کے علاوہ اس موسم میں مکئی کے قرب و جوار میں کماد اور کپاس جیسی قد آور فصلیں نہیں ہوتیں اس لئے بھی جنگلی جانوروں کے چھپنے کی جگہیں کم ہوتی ہیں اس لئے وہ بھی اتنی آسانی سے اس فصل پر حملہ کرنے کی جرأت نہیں کرتے۔

بہاریہ مکئی کی فصل کو کماد کے ساتھ مشترک کاشت کے طور پر بھی لگایا جا سکتا ہے۔ مکئی کی کھڑی فصل کے سیاڑوں کے درمیان کماد کی کامیاب کاشت کی جا سکتی ہے۔ اور مکئی کی فصل کاٹنے کے بعد کماد کی بہترین فصل لی جا سکتی ہے۔

بہاریہ مکئی کی کامیاب کاشت کے لئے مندرجہ ذیل باتیں درج ہیں جن پر عمل کر کے خاطر خواہ پیداوار حاصل کی جا سکتی ہے۔

بہاریہ مکئی کی کاشت فروری کے پہلے ہفتے میں مکمل کرلیں۔

اچھی پیداوار حاصل کرنے کے لئے محکمہ زراعت کے ترقی دادہ بیج استعمال کریں بلکہ زیادہ بہتر ہوگا کہ ہائبرڈ بیج استعمال کیا جائے جو اکثر پرائیویٹ کمپنیاں فروخت کرتی ہیں۔

شرح بیج ہر قسم کے لئے جو سفارش کی گئی ہو وہی استعمال کریں۔

بیج کو بونے سے پہلے دوائی ضرور لگائیں۔

اچھی پیداوار حاصل کرنے کے لئے پودوں کی تعداد تیس ہزار سے پینتیس ہزار فی ایکڑ رکھیں۔ کاشت ہمیشہ سنگل رو کاٹن ڈرل سے کریں یا ٹریکٹر استعمال کریں۔

کاشت ہمیشہ سیدھی قطاروں میں کریں چھدرائی کا عمل بر وقت اور ضرور کریں۔ مکئی کی چھدرائی کا صحیح وقت وہ ہوتا ہے جب پودا تین یا چار پتے نکال لیتا ہے۔ چھدرائی کرتے وقت کمزور اور ناکارہ پودے ضرور نکال دیں۔ گوڈی اور آبپاشی کا بھی خاص خیال رکھیں جڑی بوٹیاں ہر فصل میں پیداوار کی کمی کی بڑی وجہ ہوتی ہیں۔ اس لئے ان کا انسداد کئے بغیر کبھی اچھی فصل کی امید نہیں کی جا سکتی۔ گوڈی کے لئے کسولی' کسی' یا بیلوں سے چلنے والی ترپھالی استعمال کی جا سکتی ہے۔ ٹریکٹر سے کاشت کی گئی مکئی کو ٹریکٹر سے گوڈی کی جا سکتی ہے آخری گوڈی کے بعد پودوں کے ساتھ مٹی چڑھا دینی چاہئے۔ اس سے فصل گرنے سے محفوظ رہتی ہے۔

بقیہ صفحہ 2

احمد بھٹی قوم راجپوت بھٹی پیشہ تعلیم عمر 19 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن گرمولا ورکاں ضلع گوجرانوالہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 95-8-17 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/100 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ ملیحہ تبسم ساکن گرمولا ورکاں p.o خاص ضلع گوجرانوالہ گواہ شد نمبر1 سید محمد ظفر وصیت نمبر 19634 گواہ شد نمبر2 نذیر احمد وصیت نمبر 16148۔

مسل نمبر 30391 میں سیدہ عظمیٰ امین بنت سید محمد امین گردیزی قوم سید پیشہ خانہ داری عمر 20 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن 13/54 دار العلوم شرقی ربوہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 95-11-5 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ طلائی بالیاں 4 ماشہ مالیتی -/1000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/200 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ سیدہ عظمیٰ امین 13/54 دار العلوم شرقی ربوہ گواہ شد نمبر1 منور احمد بھٹی وصیت نمبر 19248 گواہ شد نمبر2 سید محمد امین گردیزی وصیت نمبر 27363 والد موصیہ۔

مسل نمبر 30392 میں وسیم احمد ولد نصیر احمد صاحب قوم مہار جٹ پیشہ تعلیم عمر 17 سال 10 ماہ بیعت پیدائشی احمدی ساکن 29/4 دار النصر غربی ربوہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 95-10-29 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/100 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد وسیم احمد 29/4 دار النصر غربی ربوہ گواہ شد نمبر1 نصیر احمد مہار والد موصی گواہ شد نمبر2 وقار منظور بسراء وصیت نمبر 28597۔

خط و کتابت کرتے وقت چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیں

بقیہ صفحہ 3

سکتے ہیں لیکن کوئی اچھا شریف پودا ایسے Soil سے نشوونما نہیں پا سکتا۔ ہر Soil کا ایک مزاج ہوتا ہے اور ہر زمین کا ایک مزاج ہوتا ہے اور جس زمین کو Cultivate کر کے تیار کیا جاتا ہے اس زمین میں اچھے پودے نشوونما پاتے ہیں پس جس طرح سے برے بیج کو نکال باہر پھینکا جائے پس جس طرح باغوں کی دیکھ بھال کے لئے ضروری ہے کہ زمین کو خوب تیار کیا جائے اس کی گوڈی کی جائے اس سے برے بیج کو نکال باہر پھینکا جائے ایسی خاصیت پیدا کی جائے کہ اچھے درختوں اور پھل دار درختوں کی نشوونما میں وہ زمین خوب مددگار ثابت ہو ایسی ہی زمینیں ہیں جو خوب اچھے پھل لاتی ہیں جہاں خدا کے فضل کے ساتھ بہترین فصلیں اگتی ہیں اور بنی نوع انسان کے لئے بھلائی کا موجب بنتی ہیں۔ پس جماعت احمدیہ کی مثال بھی ایسی ہی ہے۔

بقیہ صفحہ 4

زندہ رہے تھے۔ حضرت ابو طلحہؓ کی باقی تمام اولاد بچپن میں ہی فوت ہو گئی تھی۔ چنانچہ جب یہ پیدا ہوئے تو گھٹی کے لئے انہیں حضرت ابو طلحہؓ آنحضرت ﷺ کی خدمت میں لے کر حاضر ہوئے۔ حضور ﷺ نے چھوارا چبا کر ان کو گھٹی دی۔ گویا سب سے پہلی غذا جو اس خوش بخت بچے کے پیٹ میں گئی وہ آنحضرت ﷺ کا لعاب مبارک تھا۔ ان واقعات سے معلوم ہوتا ہے کہ حضرت ابو طلحہؓ کو آنحضرت ﷺ سے بڑا قریبی تعلق تھا۔

آنحضرت ﷺ کا گرانقدر عطیہ

حجۃ الوداع کے موقع پر جب آنحضرت ﷺ نے حسب حکم شریعت سر کے بال منڈوائے تو دائیں طرف کے بال تمام لوگوں میں تقسیم کر دیئے کسی کو ایک بال کسی کو دو بال ملے۔ لیکن بائیں طرف کے تمام بال آپؐ نے ابو طلحہؓ کو دے دیئے۔

ابو طلحہؓ آنحضرت ﷺ کی وفات کے بعد شام چلے گئے تھے۔ حضرت ابو بکرؓ اور حضرت عمرؓ کے زمانہ خلافت میں وہیں رہے۔ حضرت عمرؓ کے زمانہ خلافت کے آخری ایام میں پھر مدینہ واپس آ گئے۔ حضرت عمرؓ نے اپنے آخری ایام میں خلافت کے انتخاب کے لئے جب چھ آدمیوں کی کمیٹی بنائی تو حضرت ابو طلحہؓ کو کہا کہ پچاس انصار کو لے کر ان پر متعین رہو جب تک خلافت کا فیصلہ نہ کرلیں اٹھنے نہ دینا۔

وفات ستر برس کی عمر میں شام کی طرف ایک غزوہ میں گئے۔ سمندری سفر تھا' جہاز میں ہی وفات ہوئی۔ سات دن کے بعد جب خشکی آئی تو آپ کو دفن کیا گیا۔ اس عرصہ میں نعش میں کوئی تغیر نہ آیا۔ آپ کی وفات 51 ہجری میں ہوئی۔ آنحضرت ﷺ کے بعد قریباً چالیس برس تک زندہ رہے۔

خلافت لائبریری ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خبریں

ربوہ : 24- جنوری- 1996ء
درجہ حرارت کم از کم 7 درجے سنٹی گریڈ
زیادہ سے زیادہ 17 درجے سنٹی گریڈ

○ وزیر اعظم بے نظیر بھٹو نے کہا ہے کہ اپوزیشن عوامی حمایت سے محروم ہو چکی ہے۔ نواز شریف لاہور سے بھی تحریک شروع نہیں کر سکتے انہوں نے کہا کہ اپوزیشن کی احتجاجی سیاست بری طرح ناکام ہو چکی ہے سانگھڑ کے ضمنی انتخاب میں ان کا یہ اندازہ غلط ثابت ہوا کہ پی پی شہید بھٹو گروپ کا امیدوار پیپلز پارٹی کے ووٹ تقسیم کر دے گا۔ انہوں نے کہا کہ اپوزیشن دن میں خواب دیکھنا چھوڑ دے۔ منفی سیاست ترک کر کے حکومت سے تعاون کرے تاکہ خوشحالی کے منصوبے جلد از جلد پایہ تکمیل کو پہنچیں انہوں نے کہا کہ عوام کو جلد خوشحالی کی نوید سنائیں گے۔ عوامی مینڈیٹ کے مطابق حکومت مدت پوری کرے گی۔

○ قائد حزب اختلاف مسٹر نواز شریف نے کہا ہے کہ مشکل وقت گیا اب اچھے دن آنے والے ہیں۔ مسلم لیگ سے وابستہ ہر شخص پر فرض عائد ہوتا ہے کہ وہ مستقبل کی ذمہ داریاں اٹھانے کے لئے اپنے آپ کو ابھی سے تیار کرے۔ شانہ بشانہ جدوجہد کریں گے تو کامیابی تمہارے قدم چومے گی۔ ملک و قوم اس وقت فسطائیت کی زد میں ہیں۔ ان کا مقابلہ کرنا ہم سب پاکستانیوں کا فرض ہے اس اجلاس میں سانگھڑ میں مسلم لیگی امیدوار اسلام قریشی نے انتخاب میں دھاندلی کی تفاصیل بیان کیں اور الزام لگایا کہ 6 جنوری کو پولیس لائنز میں بیلٹ بکس بھرنے شروع کر دیئے گئے تھے۔ پارٹی کارکنوں کو وردیاں پہنائی گئیں۔

○ پاکستان مسلم لیگ (ن) پنجاب کے نائب صدر اور رکن صوبائی اسمبلی مسٹر انعام اللہ خان نیازی نے الزام لگایا ہے کہ اداکار سلطان راہی کو وزیر اعظم کی سیکرٹری ناہید خان اور پنجاب کے سینئر وزیر مشتاق اعوان نے کرائے کے قاتلوں کے ذریعے ہلاک کروایا ہے سلطان راہی سے ہوٹل کی زمین کا جھگڑا چل رہا تھا ناہید خان نے حصص خرید لئے باقی حصہ بیچنے کے لئے راہی پر دباؤ ڈالا جا رہا تھا۔ بات نہ ماننے پر سنگین نتائج کی دھمکی دی تھی۔

○ روس نے افغانستان میں پھر سے فوجی مداخلت شروع کر دی ہے۔ صدر ربانی کے مخالف گروپوں کی بڑھتی ہوئی سرگرمیوں کے پیش نظر فوجی عملہ کابل پہنچنا شروع ہو گیا ہے۔ 1989ء میں روسی فوج کی واپسی کے بعد پہلی بار فوجی عملہ کابل آیا ہے۔ کابل کی سپلائی کے لئے دریا پر نیا پل بنا لیا گیا ہے۔ تاکہ روسی فوجیوں کو دارالحکومت پہنچنے کے لئے شاہراہ اسلام کی بجائے متبادل راستہ میسر آ سکے۔

○ افغانستان کے صدر کی طرف سے رمضان المبارک میں یکطرفہ جنگ بندی کی پیشکش کو ان کے مخالفین نے مسترد کر دیا ہے۔ اتحاد شوریٰ ہم آہنگی اور طالبان نے صدر ربانی سے استعفے کا مطالبہ کیا ہے۔

○ سپریم کوٹ کے چیف جسٹس مسٹر جسٹس سید سجاد علی شاہ نے کہا ہے کہ عدلیہ آئین کی محافظ ہے۔ جج صاحبان آئین کا احترام کرتے ہیں اور اس کے محافظ کی حیثیت سے اپنے حلف کے مطابق اس کے ایک ایک لفظ کی حفاظت کریں گے۔ انہوں نے کہا کہ حزب اختلاف اور حزب اقتدار دونوں محب وطن ہیں عدلیہ کی آزادی اور انصاف کی راہ میں مزاحم آئینی دفعات کو ترمیم کے ذریعے حل کر درست کر سکتے ہیں۔

○ وزیر داخلہ نے اعتراف کیا ہے کہ کئی ممالک پاکستان سے محتاط ہو گئے ہیں۔ تاہم پاکستان کو "ہائی رسک" ملک قرار نہیں دیا۔

○ پاکستان میں 50 سے 80 ہزار کے درمیان ایڈز کے مریض موجود ہیں۔ تصدیق شدہ 55 مریضوں میں سے 52 لقمہ اجل بن چکے ہیں حکومت ایک تین سالہ مہم کے ذریعے ایڈز کو روکنے کی مہم چلائے گی اس پر 77 کروڑ روپے خرچ ہوں گے۔

○ بی بی سی نے کہا ہے کہ پنجاب بھی کراچی بنتا چلا رہا ہے۔ ہوم سیکرٹری پنجاب نے اعتراف کیا ہے کہ جرائم بڑھ گئے ہیں۔ تاہم انہوں نے کہا کہ تشویش والی کوئی بات نہیں صورت حال پر جلد قابو پا لیں گے۔

○ سابق گورنر پنجاب میاں محمد اظہر نے کہا ہے گورنر پنجاب کے ایماء پر ڈی آئی جی سپیشل برانچ طارق لودھی نے پنجاب میں کراچی والا کھیل شروع کر دیا ہے۔

○ سینٹ میں سوالوں کے جواب میں بتایا گیا کہ دو سال میں 110 حکومتی ارکان سرکاری خرچ پر بیرون ملک گئے۔ اپوزیشن کے صرف ایک رکن کو لیجایا گیا۔ حامد ناصر چٹھہ اتحادی ہونے کی وجہ سے بار بار گئے۔

○ حاصل پور کے قریب پولیس وین پر فائرنگ کے چھ ملزموں کو گرفتار کر لیا گیا۔ ان کے قبضے سے اسلحہ برآمد کر لیا گیا ہے۔

○ وین پر فائرنگ سے جاں بحق ہونے والے سرکاری اہلکاروں کو پورے سرکاری اعزاز کے ساتھ سپرد خاک کیا گیا۔ گنے سے لدی ٹریکٹر ٹرالی کو مورچہ بنا کر فائرنگ کی گئی جسے منصوبہ بندی کے تحت کھڑا کیا گیا تھا۔ ٹرالی کے ڈرائیور کو بھی حراست میں لے لیا گیا ہے۔ زخمی پولیس والوں کو پولیس کی طرف سے 20'20 ہزار روپے نقد امداد دی گئی۔

○ وزیر اطلاعات مسٹر خالد کھرل نے کہا ہے کہ نواز شریف کم از کم ماہ رمضان کے احترام میں جھوٹ بولنے سے پرہیز کریں۔ انہوں نے کہا کہ اگر آج ہم اپوزیشن لیڈر سے حساب نہ لینے کا فیصلہ کر لیں تو ساری ہاہاکار اور بدامنی فوراً ختم ہو سکتی ہے۔ انہوں نے کہا کہ اگر ہماری حکومت نواز شریف کی طرح جھرلو سکیم پر یقین رکھتی تو اپوزیشن کوئی ضمنی الیکشن نہ جیت سکتی۔

○ وزیر اعظم بے نظیر بھٹو نے کہا ہے کہ میری دعا ہے کہ اللہ نواز شریف کو لمبی عمر عطا کرے ان جیسا قائد حزب اختلاف ہمیں مل ہی نہیں سکتا۔ انہوں نے انکشاف کیا کہ مسلم لیگ (ن) کے بعض رہنماؤں نے ہم سے رابطہ کر کے ہمیں مشورہ دیا تھا کہ نواز شریف کو نااہل قرار دینے کے لئے ان کے لئے خلاف ریفرنس داخل کیا جائے لیکن ہم نے ایسا اس لئے نہیں کیا کہ اگر نواز شریف نااہل ہو جاتے تو ان کی جگہ کوئی قابل شخص قائد حزب اختلاف بن جاتا جس سے ہمیں نقصان پہنچتا۔ انہوں نے کہا کہ تشدد نواز شریف کی روایت ہے انہوں نے لاہور میں جلوس کی قیادت کرتے ہوئے کلاشنکوف سے خود فائرنگ کی جس کی تصاویر چھپ چکی ہیں۔ انہوں نے کہا کہ ہالہ میں نواز شریف کے قافلے والوں نے جئے بھٹو کہنے والوں پر فائرنگ کی تھی۔

○ قومی اسمبلی وزیر اعظم بے نظیر اور قائد حزب اختلاف مسٹر نواز شریف کی موجودگی میں گرماگرمی اور نوک جھونک ہوئی۔

○ صدر مملکت فاروق احمد خان لغاری نے کہا ہے کہ پاکستان کسی ملک کی دھمکی میں نہیں آئے گا۔ ایوان صدر میں ہونے والے اجلاس میں نواب زادہ نصراللہ وزیر خارجہ سردار آصف احمد علی، سیکرٹری خارجہ نجم الدین شیخ اور حساس اداروں کے سربراہوں نے بھی شرکت کی۔ بھارتی پروپیگنڈے کا جواب دینے کا فیصلہ کر لیا گیا۔

○ لاہور میں ریلوے سکولوں کی نج کاری کے خلاف مظاہرہ کرنے والے کم سن طلبا اور طالبات پر پولیس نے لاٹھی چارج کیا۔ جس سے کئی زخمی ہو گئے۔

○ ملک بھر میں جاری سوئی گیس کی قلت شدت اختیار کر گئی ہے۔ لاہور سمیت ملک کے دیگر شہروں میں سحری اور افطاری کے وقت لوگوں کو کھانا پکانے میں شدید مشکلات کا سامنا کرنا پڑ رہا ہے۔

مبارک ایام میں
کیور یہو کلینک ربوہ
ڈاکٹر لیو ہومیو
کے اوقاتِ کار
صبح 9 بجے تا سہپہر 4.00 بجے

جدید ڈیزائنوں میں اعلیٰ زیورات بنوانے کیلئے ہمارے ہاں تشریف لائیں • کیڈمیم کیساتھ تیار شدہ بغیر ٹانکے کے زیورات۔
• زیورات کی واپسی پر کاٹ نہیں لی جائے گی۔
زیورات کی دنیا میں منفرد نام
نسیم جیولرز اقصیٰ روڈ ربوہ
پروپرائیٹرز : میاں نسیم احمد طاہر
میاں وسیم احمد
فون : دوکان: 837 گھر: 212175

شادی بیاہ اور دیگر تقریبات کے موقع پر ہم عرصہ دراز سے آپکی اور آپکے مہمانوں کی خدمت میں عمدہ کھانا پیش کرتے رہے ہیں
• اب ایک اور انداز میں آپکی خدمت میں آئے ہیں • عمدہ کھانے بہترین کراکری میں پیش کرتے ہیں
یاد رکھیں
رشید برادرز ٹینٹ سروس
نزد خورشید یونانی دواخانہ
گولبازار ربوہ
فون دوکان : 211584
فون رہائش : 408
پروپرائیٹر: رشید الدین ولد رفیع الدین

دوا تدبیر ہے اور دعا اللہ تعالیٰ کے فضل کو جذب کرتی ہے
اوقات کار
صبح ۹ بجے تا ۴ بجے شام
مطب ناصر دواخانہ ربوہ فون نمبر 212434 - 04524